Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

Al Dhal

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۹ رجب ۱۳۹۴ھ ؛ ۱۹ ظہور ۱۳۵۳ ہش ؛ ۱۹ اگست ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ :-

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت گذشتہ دو روز سے گرمی کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ایمان باللہ اور اس کے تقاضے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۰ء میں فرمایا :-

"جب اللہ تعالیٰ پر انسان ایمان لاتا ہے جو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا منشاء ہے تو اسماء الٰہی کا مطالعہ کرنے سے ملائکہ، کتب، انبیاء، تقدیر، حشر نشر، پل صراط، جنّت و نار پر ایمان لانا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ خدا کی صفات ہیں کہ تقدیر اس نے بنائی جنّت و نار کو بنایا۔

پس جو کوئی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پر ایمان لاتا ہے اس کے لئے لابدّ ہے کہ خدا کے اسماء و صفات پر ایمان لائے تب اس کو انبیاء، حشر نشر، ملائکہ، کتب پر ایمان لانا ضروری ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ انسان جب اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو آخرت پر ایمان لے آتا ہے اور جزا و سزا کے اعتقاد کے بعد ضرور ہے کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (جس کے ساتھ ملائکہ و کتب کا ایمان بھی آ گیا) اور پھر مومن نماز کا پابند ہو جاتا ہے۔

پس جو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا دعویٰ کرے بایں ہمہ نماز کا تارک رہے اور قرآن شریف کی اتباع میں سستی کرے حقیقت میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دعویٰ میں سچا نہیں جیسا کہ آیت (یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ) ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اس کلمہ میں موجود ہے۔"

("خطباتِ نور" جلد دوم صـ ۱۲۸، صـ ۱۲۹)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوتِ قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی

تمام مقاماتِ کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے

(۱) " کلامِ الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوتِ قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلامِ الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام میں ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہو گا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوتِ قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقاماتِ کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اور جیسے نبوّت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپؐ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔"

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء صـ ۲)

(۲) " یہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپؐ کے تربیت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپؐ کے لئے اپنی جان و مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء صـ ۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ظہور ۱۳۵۳ ھش

حقیقی مسلمان کے لئے سلامتی کا تعویذ

اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل، ہر مصیبت، ہر ابتلاء سے مخلصی اور نجات کا ایک راستہ بتایا ہے اور وہ ہے تقوٰی کی راہ۔ اُس نے صاف اور کھلے لفظوں میں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جو شخص بھی مشکلات و مصائب اور ابتلاؤں سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کیلئے ضروری ہے کہ وہ صحیح معنوں میں متقی بن جائے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ نہ صرف اسے ہر مشکل سے نجات دیگا بلکہ اس کی ہر ضرورت کا متکفل ہو جائے گا۔ اُس کی کوئی ضرورت اور حاجت بھی ایسی نہیں ہوگی جسے پورا کرنے کا وہ سامان نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تو متقی کو مشکلات و مصائب اور احتیاج سے نجات کی ضمانت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق آیت ۳، ۴)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقوٰی اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکّل کرتا ہے وہ (یعنی اللہ) اس کیلئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کرکے چھوڑتا ہے۔ اس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو یہ ایسی زبردست ضمانت ہے کہ انسان اس کی وجہ سے دارالامان میں آجاتا ہے۔ کوئی خوف، کوئی غم، کوئی حزن، کوئی ملال اور کوئی کھٹکا باقی ہی نہیں رہتا۔ ایسے انسان کو جسے تقوٰی کی راہ پر گامزن ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ضمانت مل جائے سرے سے کوئی گزند پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اگر وہ جنگل کے درندوں کے درمیان پھنس جائے یا اس کے ابنائے جنس یعنی دوسرے غیر متقی انسان اس کے واسطے درندوں کا رُوپ دھار لیں اور اس کے درپے آزار ہو جائیں اور نہایت درجہ سفاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے چیر پھاڑ ڈالنے پر آمادہ ہونے سے بھی گریز نہ کریں تو بھی وہ ہراساں نہیں ہوتا بلکہ اس کا دل مطمئن ہوتا ہے کہ میرا خدا میرا متکفل ہے وہ خود میرے لئے ان کی درندگی سے بچنے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال دے گا کیونکہ اس کا وعدہ ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اور اگر خدا تعالیٰ کی یہی مرضی ہو کہ وہ دُکھ اُٹھائے اور جان قربان کردے تو بھی وہ غم کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کا خدا اِس قربانی کا اُسے اجرِ عظیم عطا کرنے والا ہے کیونکہ اُس کا یہ بھی وعدہ ہے کہ:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝

(الطلاق آیت ۶)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ کا تقوٰی اختیار کرے تو وہ اس کی بدیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے اجر کو بڑھا دیتا ہے۔

چنانچہ جب سید المتقین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے اپنے رشتہ دار اور قبیلے والے اور اہلِ شہر انسانیت کو خیرباد کہہ کر درندے بن گئے اور انہوں نے اوّلاً آپ کا سوشل اور معاشی بائیکاٹ کیا اور جب اس میں بھی انہیں کامیابی نہ ہوئی اور انہوں نے آپ کو قتل کرنے کی ٹھان لی اور آپ کو خدائی حکم کے ماتحت مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی اور راستہ میں آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے اور درندہ صفت انسان تعاقب کرتے ہوئے غار کے دہانے پر آ پہنچے اور حضرت ابوبکرؓ کو جذبۂ عشق کے ماتحت فطرۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کے لئے کسی قدر گھبراہٹ ہوئی تو آپ نے اُس وقت کمال اطمینانِ قلب اور توکّل کا نہایت اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ (التوبہ آیت ۴۰)

گھبراؤ مت اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کا ایسا ثبوت دیا کہ خدائی تصرف کے ماتحت غار کے منہ تک پہنچے ہوئے درندہ صفت کفار اندر جھانکے بغیر اُلٹے پاؤں واپس چلے گئے۔

اسی طرح سفرِ ہجرت کے دوران جب سُراقہ بن جُعشم گھوڑے پر سوار تعاقب کرتا ہوا عین آپ کے قریب پہنچا تو گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر پڑا۔ پھر سوار ہوا آگے بڑھنا چاہا تو گھوڑے کی ٹانگیں گھٹنوں تک ریت میں دھنس گئیں اور اس نے جان لیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ قدرت اس کا ساتھ نہیں دے رہی۔ آخر خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہوا اور درخواست کی کہ اسے امن کی تحریر عطا کی جائے چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامرؓ بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ دیا۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے عمر پانے اور اسلام کی شوکت اور فتوحات کا زمانہ دیکھنے کی بشارت سُن کر واپس ہوا۔ یہ خدائی تصرفات تھے جنہیں وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا کے تحت سید المتقین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر منصۂ شہود پر لا رہا تھا۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقوٰی شعار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی حفاظتِ خاص کے متعدد واقعات پیش آئے اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی مشکلات و مصائب میں سے بحفاظت نکالتا چلا گیا۔ لیکن جب انہیں خدائی مشیت یہ نظر آئی کہ وہ بڑھ چڑھ کر اپنی جانیں قربان کریں تو انہوں نے رضائے الٰہی کی خاطر خوشی خوشی اپنی جانیں قربان کر دکھائیں اور اس شان سے قربان کر دکھائیں کہ جو بھی ان میں سے شہید ہوتا وہ فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کا نعرہ لگاتا ہوا جان جانِ آفریں کے سپرد کرتا۔ وہ کیوں نہ ایسا کرتے جبکہ تقوٰی نام ہے رضائے الٰہی کو اپنی رضاء پر مقدم کرنے کا۔ چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ جب کفار کے ایک قبیلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ان کے ساتھ مسلمانوں کی ایک جماعت ان کے علاقہ میں بھجوائی جائے جو انہیں اسلام سکھلائے اور حضورؐ نے ان کے ساتھ ستّر حفاظ بھجوائے اور انہوں نے بدعہدی کرکے ان سب کو قتل کر دیا تو ان میں سے ہر ایک جو قتل کیا جاتا تھا یہ نعرہ لگاتا تھا کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم مَیں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ ان حفاظ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عامر بن فہیرہؓ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں سُراقہ بن جُعشم کو امن کی تحریر لکھ کر دی تھی۔ انہیں خود جب خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینی پڑی تو انہوں نے اِس بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ مرنا قبول کیا کہ قتل ہوتے وقت فُزْتُ وَاللّٰهِ کا نعرہ بلند کیا یعنی خدا کی قسم مَیں نے اپنی مراد پالی۔ ان کی اِس بے خوفی اور خدا کی راہ میں جان دیتے وقت خوشی کے بے ساختہ اظہار پر ان کا قاتل جبّار بن سلمیٰ حیران ہوئے بغیر نہ رہا حتیٰ کہ ایمان لاکر مسلمان ہو گیا۔ اور پھر ساری عمر رو رو کر یہ دعائیں مانگتا رہا کہ خدا تعالیٰ اُس کا یہ گناہ معاف کر دے کہ اُس نے تعصب میں اندھا ہو کر خدا کے ایک مومن بندہ کو محض اختلافِ عقیدہ کی بناء پر قتل کر کے انتہائی درندگی اور سفّاکی کا مظاہرہ کیا۔

الغرض تقوٰی وہ عظیم نعمت ہے جو حقیقی مسلمانوں کو مشکلات و مصائب اور ہموم و غموم سے نجات دلانے والی ہے۔ اس کی بدولت وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت اور ایک طرح سے دارالامن میں ہوتے ہیں۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقوٰی کو ایک سچے اور حقیقی مسلمان کے لئے حصنِ حصین اور سلامتی کا تعویذ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقوٰی اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے وجہ یہ کہ تقوٰی ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اِس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقوٰی ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔"

(ایام الصلح ص۱۰۵ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے نوجوان اپنی زندگیوں کو خدمتِ دین کیلئے وقف کریں

واقفِ زندگی نوجوانوں کا عملی نمونہ اتنا اچھا ہونا چاہیئے کہ دوسرے بھی اس سے متاثر ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں ۶ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

تحریک جدید کے مختلف شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ وقف زندگی کا بھی ہے۔ جب میں نے پہلے سال اعلان کیا تھا تو اس کے لئے کوئی شرط نہیں لگائی تھی کہ کس تعلیم اور لیاقت کے نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں۔ اس لئے اُس وقت بہت سے نوجوانوں نے اپنے نام پیش کر دیئے تھے جن کی تعداد اڑھائی سو سے اُوپر تھی۔ اس کے بعد جوں جوں وقتی ضرورتیں پوری ہوتی گئیں لازمی طور پر کام کی اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے شرائط بھی زیادہ سخت کی جاتی رہیں اور موجودہ وقت میں یہ شرط ہے کہ وقف کنندہ گریجوایٹ ہو یا انٹرنس پاس مولوی فاضل ہو۔ اس کے علاوہ ایک اور حصہ بھی ہے جس کے لئے مولوی فاضل یا گریجوایٹ کی شرط نہیں...... ان کے وقف صرف انٹرنس پاس کرنے کے بعد بھی قبول کئے جا سکتے ہیں....

نوجوان اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کریں اور ثواب کے اس غیر معمولی موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے ہمیشہ ہی کھلے رہتے ہیں مگر انبیاء کے زمانہ میں ایسے کھلتے ہیں کہ دوسرے زمانوں میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ انبیاء کے زمانہ میں غیر معمولی طور پر یہ دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اس زمانہ کی قربانیاں بہت قیمت رکھتی ہیں مسلمانوں میں ایسے بادشاہ بھی گذرے ہیں جنہوں نے بادشاہتیں ترک کر دیں اور فقیر ہو گئے مگر اکثر لوگ ان کے نام سے بھی آگاہ نہیں ہیں۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے ہزار دو ہزار روپے کی جائیدادیں دیں اور سب لوگ اس قربانی سے واقف ہیں۔ مالی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ان سے بہت زیادہ قربانیاں کرنے والے بھی موجود ہیں مگر ان کی وہ قدر و منزلت نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں کے حالات میں بڑا فرق ہے۔ جب بعض بادشاہوں نے بادشاہتیں چھوڑیں تو اس وقت مسلمان بادشاہ تھے اور بادشاہت چھوڑنے [illegible] یہ جانتے تھے کہ ہماری اس قربانی سے ہماری قوم کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جب قربانی کی تو جانتے تھے کہ بظاہر وہ اپنا اور اپنی اولاد کا خون کر رہے ہیں۔ اسی طرح آج جو نوجوان سلسلہ کے لئے زندگی وقف کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایسا شخص جو تیرنا نہ جانتا ہو سمندر میں کود پڑے۔ اس وقت چاروں طرف دشمن ہی دشمن ہیں اور اس لئے دین کا کام کرنا بڑی بہادری کی بات ہے بزدل تو سمجھے گا کہ میں مارا جاؤں گا مگر جس کے دل میں ایمان ہے اور جرأت ہے وہ سمجھتا ہے میں سمندر میں گر کر ہلاک نہیں ہو رہا بلکہ حفاظت اسلام کی مضبوط عمارت کی بنیاد کی اینٹ بن رہا ہوں۔ اس لئے اس کی یہ قربانی اپنے ساتھ ایسی برکات رکھتی ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسری قربانی نہیں کر سکتی۔ کون شخص ہے جو آج اسے عقلمند کہے گا جو احمدیت کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اس وقت تو لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ چند پاگل لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں دنیا کا مقابلہ کر لیں گے۔ لیکن مومن سمجھتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز آئی ہے جس کا میں جواب دے رہا ہوں۔ یہ تو علیحدہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں کامیابی کا وعدہ دیا گیا ہے لیکن اگر یہ وعدہ نہ بھی ہو تو بھی میرا فرض ہے کہ اس آواز پہ لبیک کہوں۔ دنیا میں کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ مائیں اپنے بچوں کے لئے مر جاتی ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بچہ بیمار ہوا۔ ماں اس کی تیمارداری کرتی رہی۔ بچہ تو صحت یاب ہو گیا مگر ماں مر گئی۔ کیا یہ اس لئے ہوتا ہے کہ ماں کو اس خدمت کے صلہ کی اُمید ہوتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور جب ایک ماں اپنے بچہ کے لئے بغیر کسی صلہ کے لالچ کے جان دے سکتی ہے تو کیا مومن ہی خدا تعالیٰ کے لئے کسی بدلہ کے خیال کے بغیر قربان نہیں کر سکتا۔

پس یہ غلط ہے کہ مومن اس لئے قربانی کرتا ہے کہ اسے ترقیات کی اُمید ہوتی ہے۔ اگر ترقیات کے وعدے نہ ہوتے فرض کرو۔ حیات بعد الموت نہ ہو۔ جنت دوزخ بھی نہ ہو۔ تب بھی مومن خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے میں کبھی تامل نہ کرے گا عام لوگ جو قوم کے لئے قربانیاں کرتے ہیں یا ملک کے لئے کرتے ہیں۔ کیا ان کو یقین ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اس کا کوئی صلہ انہیں ملے گا۔ کیا ان کو یقین ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اس کا کوئی صلہ انہیں ملے گا۔ سَو میں سے ایک بھی اس بات کا قائل نہ ہوگا مگر پھر بھی دیکھو لوگ کس طرح جانیں دیتے ہیں۔ پس یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مومن کی قربانی صلہ کے لالچ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ انبیاء کے ابتدائی زمانہ میں تو صلہ کی اُمید کا خیال بھی غلطی ہے۔ اسی لئے یہ زمانہ قربانی کے لئے بہترین زمانہ ہوتا ہے۔ دوسروں کی قربانیاں ملک و قوم کے لئے ہوتی ہیں مگر ان کی قربانیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے ملک کے لئے قربانیاں کیں اور تم جانتے تھے کہ تمہارا ملک شوکت و عظمت رکھتا ہے اس لئے اس کے لئے قربانی تمہارے لئے عزت کا موجب ہے قوم کے لئے قربانی بھی عزت کا موجب ہے۔ جو لوگ قوم کے لئے مر جاتے ہیں ان کی کس قدر عزت ہوتی ہے۔ ایسی موت تو آدمی کو قومی لیڈر بنا دیتی ہے۔ ایسے لوگوں کی اولاد کے لئے بھی ترقی یافتہ قومیں انتظام کرتی ہیں اور ایسے لوگوں کو یہ تو اطمینان ہوتا ہے کہ ہماری اولاد خراب نہ ہوگی۔ سینکڑوں واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ کسی سے کسی کی دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کسی چوہڑے وغیرہ سے اپنے دشمن کو قتل کرا دیتا ہے۔ زمیندار کہتا ہے کہ فلاں آدمی کو مار ڈالو۔ اوّل تو میں تمہیں مقدمہ سے بچانے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اگر سزا پا جاؤ گے تو تمہارے بیوی بچوں کے گذارہ کا انتظام کروں گا۔ وہ سمجھتا ہے۔ اوّل تو ضروری نہیں کہ میں پکڑا ہی جاؤں۔ یا اگر پکڑا جاؤں تو سزا بھی پا جاؤں۔ اور اگر سزا بھی ہو جائے تو کیا ہے۔ بیوی بچے تو آرام سے گذارہ کریں گے۔ اسی لئے اس لالچ میں آکر وہ یہ فعل کر لیتا ہے۔

پس لوگ ایسی قربانیاں کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ ملک و قوم کے لئے قربانیاں کرتے ہیں مگر ان کو اپنی اس قربانی کی کامیابی کا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس کا صلہ ان کو یا ان کے بیوی بچوں کو ملے گا۔ اور ایسی قربانیاں مشکل نہیں لیکن دین کے لئے آج قربانی کرنا مشکل ہے کیونکہ موجودہ حالات میں یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے اس راستہ پر چلنا ایسا ہی ہے جیسے انسان دریا کے ایسے کنارے پر چلے جو اندر دھنستا جا رہا ہو اور گرتا جاتا ہو ظاہر ہے کہ ایسے کنارے پر کوئی ظاہر بین کبھی عمارت نہیں بنایا کرتا کیونکہ دریا کا پانی وہاں غار بنا رہا ہوتا ہے۔ ایسی جگہ عمارت بنانا کسی ہمت والے کا ہی کام ہے۔

پس یہی وقت قربانی کا ہے جو نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں، چاہیئے کہ ان کا اخلاق اور عملی نمونہ اچھا ہو۔ اور وہ پختہ عزم کر کے آئیں۔ میری غرض ان واقفین سے یہ ہے کہ ان میں سے ہی قاضی تیار کروں۔ ان میں سے ہی مفتی تیار کروں اور ان میں سے ہی مدرس ہوں۔ ان میں سے ہی مربی اور تعلیم و تربیت دینے والے ہوں۔ لیکن یہ سب کچھ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں وہ اخلاقی طور پر اپنے آپ کو مفید وجود بنائیں۔ جب ان میں سے کسی کو قاضی بنایا جائے تو وہ ایسا نمونہ دکھائے کہ لوگ تسلیم کریں کہ وہ انصاف سے کام [illegible] جب کسی کو مفتی بنایا جائے تو لوگ محسوس کریں کہ اس نے جو فتویٰ دیا ہے صحیح ہے اور جب کوئی مربی بنے تو لوگ محسوس کریں کہ وہ جو بات بھی کرتا ہے خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر کرتا ہے نہ کہ دشمن کو زیر کرنے کیلئے یہ نہ ہو کہ وہ نفسانی رو میں بہہ جائے۔ دراصل تمسخر وہی کرتا ہے جو دلیل نہیں دے سکتا یہ چیز اس کی علمی کمی کا ثبوت ہوتی ہے بے شک لطیفہ گو اور تمسخر کرنے والا بعض اوقات مجلس پر چھا جاتا ہے لیکن اس مجلس سے نکلنے کے بعد اس کے اپنے دل پر بھی اور سامعین کے دل پر بھی زنگ لگا ہوا ہوتا ہے بے شک اس وقت وہ مجلس کو خوش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر لیتا ہے۔ مگر جب وہاں سے نکلتا ہے تو خدا تعالیٰ کو چھوڑ چکا ہوتا ہے اور شیطان اس کی گردن پر سوار ہو چکا ہوتا ہے۔ حقیقی مبلغ وہی ہے جس کے دل میں ہار جیت کا کوئی سوال نہ ہو جس کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک قابلِ گرفت ہو ....

پس میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے جو مربی تیار ہوں وہ بھی تقویٰ کے ماتحت کام کریں سنجیدگی کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ ان کا مقصد بحث کبھی نہ ہو بلکہ ایسا نمونہ پیش کریں کہ دوسروں میں جو خرابیاں ہیں وہ دور ہو سکیں وہ ایسی سدِ سکندری کا کام دیں جو یاجوج ماجوج کے حملوں کو روک دے۔

پس اس کام کے متعلق اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک میں جماعت کے نوجوانوں کو کرتا ہوں .... تا اس جماعت کو اور آگے بڑھایا جا سکے۔

(الفضل ۶ جولائی ۱۹۶۰ء)

نماز کے بارے میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک

"متقی نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے جو قواعد مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کو توڑتے نہیں مثلاً تندرستی میں یا پانی کی موجودگی میں وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وضو بھی ٹھیک طرح ان شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں جو اس کے لئے شریعت نے مقرر کی ہیں۔ اسی طرح صحیح اوقات میں نماز ادا کرتے ہیں نماز میں قیام رکوع سجدہ قعدہ کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ مقررہ عبادات اور دعائیں اور تلاوت اپنے اپنے مواقع پر اچھی طرح اور عمدگی سے پڑھتے ہیں غرض تمام ظاہری شرائط کا خیال رکھتے اور انہیں اچھی طرح بجا لاتے ہیں

اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گو شریعت کا حکم ہے کہ نماز کو مقررہ شرائط کے ماتحت ادا کیا جائے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ جب مجبوری ہو اور شرائط پوری نہ ہوتی ہوں تو نماز کو ترک ہی کر دے۔ نماز بہر حال شرائط سے مقدم ہے۔ اگر کسی کو صاف کپڑا میسر نہ ہو تو وہ گندے کپڑوں میں ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔ خصوصاً وہم کی بناء پر نماز کا ترک تو بالکل غیر معقول ہے۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں کئی عورتیں اس وجہ سے نماز ترک کر دیتی ہیں کہ بچوں کی وجہ سے کپڑے مشتبہ ہیں اور کئی مسافر نماز ترک کر دیتے ہیں کہ سفر میں طہارت کامل نہیں ہو سکتی یہ سب شیطانی وساوس ہیں۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (بقرہ ع ۴۰)

الٰہی حکم ہے جب تک شرائط کا پورا کرنا اختیار میں ہو ان کے ترک میں گناہ ہے لیکن جب شرائط پوری کی ہی نہ جا سکتی ہوں تو ان کے میسر نہ آنے کی وجہ سے نماز کا ترک گناہ ہے اور ایسا شخص معذور نہیں۔ بلکہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔ پس اس بارہ میں مومنوں کو خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے"

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۱ جزء نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۲)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد یوسف مبشر ایم۔ اے ریسرچ آفیسر وزارت صنعت اسلام آباد کا نکاح عزیزہ فرحت افزا ایم۔ اے بنت علی محمد صاحب آف لائل پور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر ۱۶ راگست کو بعد از نماز عصر مسجد ناصر ربوہ میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(سکینہ بی بی اہلیہ حاجی فضل الدین صاحب مرحوم محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

شجرکاری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک اہم تحریک

مکرم امین اللہ خان صاحب سالک مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گولیکی ضلع گجرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں اہل ربوہ کو شجرکاری کی تلقین فرمائی۔

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے صرف ایک پہلو پر زور دیئے جانا اور اسلامی تعلیمات کے دیگر پہلوؤں کو نظر انداز کرنا مناسب نہیں۔ ہنگامی حالات میں بعض اوقات بعض خاص امور پر زیادہ زور دینا پڑتا ہے۔ مگر ہمیشہ ایک ہی امر پر شدومد سے تکرار کئے جانا زندگی کے دوسرے پہلوؤں سے ناانصافی کے مترادف ہے

قرآن مجید میں باغات کا ذکر کس مستحسن انداز میں موجود ہے اور احادیث میں مناسب طور پر درخت کاٹنے سے شدید ممانعت فرمائی گئی ہے۔

بود و باش کے آداب معاشرتی ذمہ داریاں اور رہنے سہنے کے سلیقے بے حد اہمیت رکھتے ہیں اگر ہم معاشرہ میں رہتے ہوئے ان بظاہر چھوٹی چھوٹی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہوتے تو ہم معاشرہ میں ایک ناپسندیدہ عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں جس سے تمام معاشرہ کا حسن پامال ہوتا ہے اور ہمارے قرب و جوار کے لوگ تکلیف محسوس کرتے ہیں جن کی بہبودی خیرسگالی اور خوشحالی کیلئے اسلام نے اتنی تلقین کی ہے۔

قومی معیشت میں درختوں کا وجود ایک نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔ درخت اراضی کی زرخیزی اور موسم کی خوشگواری کے لئے خاص طور پر ممد ہیں۔ یہ زمین کے کٹاؤ کو روکتے ہیں، ذہنی، جسمانی، روحانی ــ ہر لحاظ سے ہمارے لئے درختوں سے ایک خوشگوار ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان ایک خاص لطف و انبساط کی کیفیت محسوس کرتا ہے

حکومت ان دنوں ہفتہ شجرکاری منا رہی ہے لیکن یہ امر محض ایک ہفتہ تک محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ پودوں کی نشوونما میں دلچسپی ہماری حیات کا ایک مستقل جزو بن جانا چاہیئے۔

درخت لگانے کے ساتھ ساتھ درختوں کی مستقل حفاظت اور نگہداشت بھی بے حد اہم ہے۔ اگر پہلے لگائے ہوئے پودے ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے ضیاع کا شکار ہو رہے ہیں تو نئے پودے لگانے کا کیا فائدہ۔ یہ صحیح ہے کہ بعض مقامات پر درخت لگانے کٹھن اور مشکل ہوتے ہیں۔ لیکن زرخیز مٹی، کھاد پانی، زیادہ سردی گرمی سے بچاؤ وغیرہ ذرائع سے اس مشکل کو آسان بنایا جا سکتا ہے۔ علم زراعت ایک وسیع علم ہے اور ماہرین زراعت اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید کر سکتے ہیں۔ اس موضوع پر بہت سی کتب بھی دستیاب ہیں۔ جن کے ذاتی مطالعہ سے قارئین مستفید ہو سکتے ہیں۔ سائنسدان اس مضمون پر بھی بے حد تحقیق و تدقیق اور تجربات کرتے رہتے ہیں، درختوں کی نمو، نباتاتی خلیے، نباتاتی ریشے اور کئی دیگر متعلقہ امور سائنسدانوں کی صبر آزما جدوجہد کے متقاضی رہے ہیں۔ مثلاً یہ کہ نباتاتی ریشے کی نمو میں کم سے کم گیارہ عناصر کارفرما ہوتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک عنصر کی کمی بھی پودے کی نمو میں نقصان کا موجب ہوتی ہے

ماہرین کے نزدیک ہر ملک کا ایک چوتھائی حصہ جنگلات سے آراستہ ہونا چاہیئے۔ پاکستان کے صرف چالیسویں حصے پر جنگلات ہیں۔ اس لحاظ سے جنگلات کی یہ کمی تشویشناک ہے

کیپٹل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے دو لاکھ پودے لگائے ہیں۔ گذشتہ سال ایئر فورس کے جوانوں نے ۸ لاکھ سے زائد درخت لگائے تھے اس سال ایئر فورس کے جوانوں کا پروگرام ہے کہ ۱۰ لاکھ درخت لگائیں

ہم اپنی مصروفیات کے باوجود کچھ نہ کچھ وقت اس ملی اور قومی ضرورت کے لئے نکال سکتے ہیں بلکہ یہ ایک دلچسپ، مفید اور مسرور کن مشغلہ ہے نصرانیوں نے اسلام کی کئی حسین تعلیمات کو اپنا کر خوشحالی کے اسباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسباب پیدا کر لئے ہیں، وہ قابلِ غور ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ نہیں کہ وہ ہمارے لئے اُسوہ ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ حدیث نبویؐ کی تعمیل میں ہمیں اپنی گمشدہ متاع کا فکر کرنا چاہیئے اور کلمۂ حکمت کو اپنانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے نصرانیوں کے لئے دینِ ہُدیٰ کے معلّم کا مقام عطا فرمایا ہے۔ ہماری معیشت اور معاشرت کو صفائی، لطافت خوش معاملگی اور خوشگوار ماحول کے سلسلہ میں بھی اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں غضب و ضلال سے بچائے اور اپنی نعماء سے نوازے۔ اگر ایک نصرانی اپنے گھر کو ایک خوبصورت باغیچہ اور ایک خوشنما گلشن کا رنگ دے سکتا ہے تو بھلا ہم کیوں ایسا نہیں کر سکتے؟۔

درخت لگانے کے علاوہ ہمیں گھاس لگا کر ربوہ کو ایک سبزہ زار بنا دینا چاہیئے۔ دیگر فوائد کے علاوہ ہم تمازت اور گرمی کی حدت سے بچاؤ کر سکیں گے۔

یہ امر مسرت کا باعث ہے کہ ربوہ میں کئی گھرانے سبز کیاریوں، پھولوں اور پھلدار درختوں کی نشوونما کے ذریعہ ماحول کو ایک خوشگوار تحفہ پیش کر کے مستحق مبارکباد بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا سے نوازے تاہم ہمارے تمام ماحول کا خوشگوار ہونا بے حد ضروری ہے۔

ربوہ کی زمین اور تدریج کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے ایسے درخت لگائے جا سکتے ہیں جو نسبتاً بہ آسانی نمو نہ پذیر ہو سکیں۔

میدانوں کے علاوہ آہستہ آہستہ ہمیں ان پہاڑوں کو بھی سبزہ سے آراستہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ موسم گرما میں ان کی تپش سے ہمیں مزید حدّت سے بچاؤ کیا جا سکے اور یہ آراستہ اور پُربہار نظر آنے لگیں۔

آیئے ہم ربوہ کو ظاہری لحاظ سے بھی ایک خوش رنگ —— خوشنما —— اور خوشگوار مثالی شہر بنا دیں۔

طلباء اور ان کے والدین کی خدمت میں

آج کل تعلیمی اداروں میں نئے داخلے شروع ہونے والے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے بچوں کو ربوہ کے تعلیمی اداروں میں داخل کروائیں۔

ان اداروں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ کارکردگی اور تعلیم و تربیت کے میدان میں گذشتہ سالوں میں ملک و قوم کے سامنے مثالی نمونہ پیش کیا ہے۔

گذشتہ سال تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک نونہال نے ایم ایس سی (فزکس) کے امتحان میں نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اِس سے قبل ایم اے عربی کے امتحان میں اسی کالج کے طلباء نے یونیورسٹی کی پہلی تین پوزیشن حاصل کیں۔ اسی طرح جامعہ نصرت و نصرت گرلز ہائی سکول میں ہر سال طالبات کے بہت سے وظائف آتے رہتے ہیں۔

اعلیٰ نتائج و کارکردگی کے علاوہ ربوہ کے پُرسکون رُوحانی ماحول میں دوسری جگہوں کی نسبت طلباء کی اخلاقی و رُوحانی تربیت بھی انشاء اللہ ہوگی۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ احباب جماعت ان اداروں میں زیادہ سے زیادہ بچوں اور بچیوں کو داخل کروائیں گے۔

(ناظر تعلیم)

اعلان دارالقضاء

محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ بیوہ سکنہ مکان نمبر ۸/۵/۷۵ بلاک نمبر ۹ نزد مسجد احمدیہ سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محمد صدیق خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم نے ذاتی کھاتہ ۲۱۸۹-۵/۴۹۹ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ ۲۵۰۰/- روپے موجود ہیں۔ مرحوم کی تین جائز وارث ہیں۔

لہٰذا رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

ماہنامہ انصاراللہ ماہ اگست ۱۹۷۴ء

انصاراللہ کے اس شمارہ میں ذیل کے مضامین پیش خدمت ہیں:-

- انصار صحابہ کا ایثار اور فرض شناسی
- وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم و منثور کلام کے اقتباسات۔
- بیادِ حسن و احسان محمدؐ۔ (حضورؐ کی مدح میں مختلف بزرگوں کا منظوم کلام)
- امام غزالیؒ کا مسلک اور مولانا دریابادی کی تجویز۔
- ایمان کی علامات اور اُس کے تقاضے۔

(ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ)

اعلانِ نکاح

۲۶ جولائی ۱۹۷۴ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ محترم مولوی لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ نے میرے لڑکے عزیزم محمد محمود اقبال ایم اے (انگلش) قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کے نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الحی بنت محترم خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کراچی کا اعلان بعوض چار ہزار پانچ صد روپے مہر فرمایا۔

عزیزم محمد محمود اقبال عنقریب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر ارشاد "نصرت جہاں سکیم" کے ماتحت تعلیمی خدمات بجا لانے کے لئے گیمبیا (مغربی افریقہ) جا رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(غلام محمد ثالث۔ لاہور)

پہلا

سیلز مین ٹریننگ کورس

سیلزمین شپ ایک معزز و آزاد پیشہ ہے پڑھے لکھے، ذہین اور اچھی شخصیت کے مالک نوجوان اس پیشہ میں بڑی ترقی اور اعزاز حاصل کرتے ہیں۔

ہمارا ادارہ دو ہفتہ کا مختصر سیلز مین ٹریننگ کورس شروع کر رہا ہے۔ میٹرک یا اعلیٰ تعلیم والے نوجوان فوراً داخلہ کی درخواستیں بھجوائیں۔ یہ کورس فری ہوگا۔ جو نوجوان داخلہ کیلئے موزوں سمجھے جائیں گے انہیں کلاس کے وقت اور جگہ سے مطلع کر دیا جائیگا۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

ھُوَالشّافی

پرانی "لاعلاج" امراض کیلئے

کامیاب نسخے

چالیس ۴۰ پرانی اور "لاعلاج" قسم کی بیماریوں کیلئے بفضلہ تعالیٰ چالیس کیوز (CURES) یعنی اکسیر دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں۔

مرض کے نام کے ساتھ لفظ کیور لگانے سے دوا کا نام بن جاتا ہے۔ مثلاً

بواسیر کی کیور Piles Cure

دمہ کی کیور Astha Cure

دردوں کی کیور Pains Cure

جلدی امراض (ایگزیما، داد، چنبل، پھوڑے، پھنسی) کا علاج Skin Cure

وغیرہ

۴۰ کیورز کی فہرست مفت طلب کریں فی کیور مکمل کورس ۱۰/-

بذریعہ منی آرڈر ۱۱/- بذریعہ وی پی ۱۱/۷۰

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۱۰۔اے کمرشل بلڈنگ مال لاہور

تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

شہزین • شہزین • شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوائی

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ • ٹنڈو محمد خان • گولبازار ربوہ

فون نمبر ۴۳۸۔ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت اور عزت اور احترام کے ساتھ ملو

کوئی جتنا کسی کا بھلا کر سکتا ہے اتنا بھلا کرے اس کے بعد پھر گرفت نہیں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۰ء میں فرمایا:-

"اصل کامیابی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کسی کو ابتلاء اور امتحان میں ڈالتا ہے اور اسے دنیوی کامیابی دے دیتا ہے یعنی دُنیا کی ہر کامیابی اللہ تعالیٰ کا فضل اور برکت اور رحمت شمار نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ یعنی کبھی انعام اور اصطفاء کے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ کبھی ابتلاء کے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ پس جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے لیکن اس میں بھی ہمارے لئے رحمت پوشیدہ ہوتی ہے البتہ جو انعام اصطفٰی کے طور پر یعنی اپنی محبت اور قرب کے اظہار کے طور پر وہ جماعتِ احمدیہ پر نازل کرتا اور اُن سے پیار کرتا ہے اس کا تو شمار ہی کوئی نہیں! اس لئے بہت الحمد للہ پڑھو اور اپنے رب کے حضور گرو اور اس سے کہو کہ ہم تیرے ناچیز بندے ہیں، تیرے فضلوں کا شمار نہیں ہے ہماری زبانیں، ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ شکر ادا کرنا چاہے تو شکر ادا نہیں کر سکتا۔

اور یہ دعا بھی کرو کہ اے اللہ! تُو نے اپنے بندوں کے لئے بہتری کے کچھ سامان پیدا کرنے شروع کئے ہیں۔ وہ مظلوم اور محروم جو ہر طرف سے دھتکارے ہوئے اور ذلیل سمجھے جانے والے اور حقیر کہلانے والے جنہیں لوگ عوام کہتے ہیں یہ تیرے بندے اب اپنی عزت کے راستے پر قدم اٹھانے لگ گئے ہیں تُو ایسی تدبیر کر آسمانوں سے اور ایسا حکم نازل کر کہ یہ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ جائیں اور وہ حسین معاشرہ جو اسلام کا معاشرہ ہے، جو دُنیا کی کسی اَور قوم کے دماغ میں بھی نہیں آ سکتا تھا وہ معاشرہ قائم ہو جائے اور ہر مظلوم ظلم سے نجات اور چھٹکارا حاصل کرے اور ہر محروم کو خواہ وہ مانگے یا مانگنے سے بھی محروم ہو اس کے حقوق اسے مل جائیں، اقتصادی بھی اور عزتِ نفس کے لحاظ سے بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آپ میں سے جو امیر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے وہ اس چیز کو نہ بھولیں، آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمہارے پاس آتا ہے تم اس کی عزت اور احترام کرو خواہ وہ بہترین لباس میں ملبوس ہو کر تمہارے پاس آئے یا چیتھڑوں میں لپٹا ہوا تمہارے پاس آئے کیونکہ وہ ایک انسان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی عزت ہے۔ تمہاری نگاہ میں وہ چیز نہیں ہونی چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہیں ہے۔ تمہاری نگاہ میں بھی وہی چیز ہونی چاہیئے جو تمہارے پیدا کرنے والے رب کی نگاہ میں ہے۔ اِس لئے ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت اور عزت اور احترام کے ساتھ ملو اور کوئی جتنا کسی کا بھلا کر سکتا ہے اتنا بھلا کرے "لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا" اس کے بعد پھر گرفت نہیں ہے لیکن اگر آپ ایک دھیلے کی بھلائی کر سکتے ہیں اور وہ نہیں کرتے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) تو خدا تعالیٰ کا شدید غضب صرف ایک دھیلے کی بھلائی نہ کرنے کی وجہ سے نازل ہو سکتا ہے۔ پس لرزاں و ترساں اور خوف کے ساتھ اور اس جذبہ کے ساتھ اور محبتِ ذاتیہ کے ساتھ (کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں مل جائے) جماعت اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔

اب اسلام کی نو بہار کا زمانہ آ گیا ہے (اس پر تو میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ کی کسی تقریر میں زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا) اب وقت آ گیا ہے کہ دُنیا اسلام کی نو بہار دیکھے اور جس طرح بنی نوع انسان نے اس رحمۃ للعالمین کی رحمت سے پہلے زمانے میں، اسلام کی نشأۃِ اُولیٰ میں فائدہ اٹھایا اور حصہ لیا تھا اسی طرح اب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کے وقت جو احمدیت کے رُوپ میں دُنیا دیکھ رہی ہے، ساری دُنیا ایک ہو کر اسلام کے حسن و احسان کے جلوے دیکھنے والی ہو۔

پس آپ دعاؤں میں وقت گذاریں... مخالف تو اپنی تدبیریں سوچتا اور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جماعت کے ہر فرد کو اور جماعت کو بحیثیت مجموعی محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے حفاظت کے لئے آسمانوں سے اتنی تعداد میں اُتار دے جتنی تعداد میں اس وقت مجموعی طور پر جماعت کو ان کی مدد کی ضرورت ہے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۷۱ء ص۵)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

جامعہ احمدیہ میں داخلہ یکم ستمبر کو ہو گا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز یکم ستمبر بروز اتوار صبح ۸ بجے ہو گا جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے، اس لئے ایسے طلباء جن کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اور انہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ اسلام کے خواہشمند ہیں وہ یکم ستمبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار صبح ۸ بجے انٹرویو کے لئے دفتر وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں اور اس سے پہلے دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کو فارم وقفِ زندگی اور فارم داخلہ جامعہ احمدیہ پُر کرنے کے لئے بھجوایا جا سکے اور ان کے آنے سے پہلے ان کے وقف اور داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دُعا:- خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ شوکت اور بہنوئی برادرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق سے نوازے۔ آمین (نسیم سیفی)

وقفہ وقفہ سے بجلی کی رو منقطع ہونے کا تکلیف دہ سلسلہ

ربوہ ۱۹ اگست۔ یہاں ۱۷ اور ۱۸ اگست کو دونوں روز بجلی کی رَو وقفہ وقفہ سے بار بار جاتی اور آتی رہی۔ دن اور رات کے اوقات میں دس دس اور بارہ بارہ مرتبہ بجلی کی رَو یکدم منقطع ہو کر شدید گرمی اور حبس میں لوگوں کے لئے اذیت کا موجب رہی۔ بعض اوقات بجلی کی رَو منقطع ہونے کا عرصہ غیر معمولی طور پر طویل ہوتا تھا۔ اہل شہر کے لئے یہ امر ناقابلِ فہم ہے کہ آخر اِس اذیت ناک تماشہ کا مقصد کیا ہے؟

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴